S_1997_3_519_523

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1997 ایس یو پی پی 3 ایس سی آر

مودی ربڑ لمیٹڈ

بنام۔

یونین آف انڈیا اور دیگر

26 اگست 1997

سوہاس۔سی۔سین اور کے۔ٹی۔تھامس، جسٹسز

کسٹمز ایکٹ 1962-آئی سی ٹی آئٹمز 53، (3)72-پولی پروپیلین لائنز تانے بانے کو لائنز کپڑے کے طور پر درآمد کیا گیا-نہ صرف ٹائر کی تیاری میں بلکہ اسی طرح کی دیگر مشینوں میں بھی استعمال کیا جاتا ہے-منعقد، آئی سی ٹی آئٹم 53 کے تحت آلات کے طور پر ڈیوٹی کا صنعتی عمل اور جزو کے حصے کے طور پر نہیں-درست۔

اپیل کنندہ نے اپنے ٹائر اور ٹیوب مینوفیکچرنگ پلانٹس کے مختلف مشینری یونٹوں میں لائنز اجزاء کے طور پر استعمال کرنے کے لیے اپنے غیر ملکی شراکت داروں سے پولی پروپیلین لائنز فیبریک (پی پی ایل ایف) درآمد کیا۔لائنز کپڑے کو مختلف مشینری یونٹوں میں کھلایا جاتا ہے اور ہر مرحلے پر، اسے درمیان میں لائنز کپڑے کے جزو کی ایک پرت کے ساتھ لپیٹا جاتا ہے۔

اپیل کنندہ نے پی پی ایل ایف کو آئی سی ٹی آئٹم 53 کے تحت شامل کرنے کو چیلنج کیا جس کے تحت 305 فیصد کی شرح سے ڈیوٹی وصول کی گئی تھی۔اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ پی پی ایل ایف کو غیر ملکی شراکت داروں نے مختلف مشینری اکائیوں کو لائنز اجزاء کے طور پر استعمال کرنے کے لیے فراہم کیا تھا، کہ پی پی ایل ایف بنیادی طور پر ایک لائنز کپڑا ہے جو ربڑ کے لپیٹ ٹائر کے کپڑے کو ایٹموس-فیبریک نمی اور دھول سے بچاتا ہے، کہ لائنز کپڑا مشینری کے کام کا ایک لازمی حصہ تھا، کہ ضروری مینوفیکچرنگ کا عمل اس وقت تک نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ اسے مختلف مشینری اکائیوں میں استعمال نہ کیا جائے اور یہ کہ یہ قابل استعمال خام مال نہیں ہے اور نہ ہی یہ تیار شدہ مصنوعات جیسے آٹوموبائل ٹیوبوں اور ٹائروں کا حصہ بنتا ہے۔

اپیل کنندہ نے مزید دلیل دی کہ اس کے ذریعے درآمد کردہ پلانٹ اور مشینری میں پی پی ایل ایف کو اس کے ایک حصے کے طور پر شامل کیا گیا ہے اور یہ "پروجیکٹ امپورٹ" کا حصہ ہے، کہ ان کے درآمدی

لائسنس کی بھی اسی طرح توثیق کی گئی تھی اور پی پی ایل ایف کو ایک اور درآمدی لائسنس میں خام مال کے طور پر شامل کیا گیا ہے، کہ محکمہ کسٹمز نے آئٹم 53 آئی سی ٹی کے تحت تقریباً 305% کی شرح سے ڈیوٹی اس بنیاد پر عائد کی ہے کہ پی پی ایل ایف کو ایک علیحدہ اور بعد کے لائسنس کے تحت درآمد کیا گیا ہے نہ کہ پروجیکٹ امپورٹ لائسنس کے تحت، اور یہ کہ معاملے کے حقائق میں ڈیوٹی آئٹم 72(3) آئی سی ٹی کے تحت جز وحصے کے طور پر عائد کی جانی چاہیے تھی۔ اس کے ذریعے درآمد شدہ مشینری کا۔

اپیل کنندہ نے سامان کو لوازمات کے طور پر بیان کیا نہ کہ خام مال جو تیار شدہ مصنوعات میں جاتا ہے اور ماہرین کے کچھ حلف ناموں پر انحصار کرتا ہے۔ اسسٹنٹ کلکٹر اپیل کنندہ سے متفق نہیں ہوا اور اپیل کنندہ نے نظر ثانی پر حکومت بھارت سے رابطہ کیا۔ حکومت بھارت کا مؤقف تھا کہ آئٹم 72(3) آئی سی ٹی کے تحت بیان کردہ جز وحصہ کی اصطلاح صرف ایسے حصوں کا حوالہ دیتی ہے جو مشینوں یا آلات کے کام کرنے کے لیے ضروری تھے اور اس مقصد کے لیے کچھ شکل یا معیار دیا گیا تھا جو کسی دوسرے مقصد کے لیے ان کے استعمال کے لیے ضروری نہیں ہوگا۔ حکومت بھارت نے پایا کہ یہ ایک لوازمات کی نوعیت میں زیادہ مناسب تھا، جو مختلف سائز اور لمبائی میں چل رہا تھا اور جس شکل میں انہیں درآمد کیا گیا تھا، ان کپڑوں کو کسی بھی مشین کے اجزاء کے حصے کے طور پر نہیں سمجھا جا سکتا تھا۔ حکومت نے مزید کہا کہ اپیل کنندہ کے ذریعے درآمد کردہ پی پی ایل ایف کو اپیل کنندہ کے ذریعے نصب کردہ مشینری کا جز نہیں مانا جا سکتا۔

اپیل کو مسترد کرتے ہوئے عدالت نے

منعقد: 1. مرکزی حکومت کی طرف سے منظور کردہ نظر ثانی کے حکم میں قانون کی کوئی غلطی نہیں ہے۔ ماہرین کے حلف نامے کے مطابق، پی پی ایل ایف خود مشین کا جز وحصہ نہیں تھا۔ یہ ایک جز وحصہ نہیں تھا۔ اسے نہ صرف ٹائر کی صنعتی عمل میں بلکہ اسی طرح کے دیگر صنعتی عمل میں بھی لائنر کپڑے کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ اسے نہ صرف اپیل کنندہ کی درآمد کردہ مشینوں میں بلکہ اسی طرح کی دیگر مشینوں میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ (523-ڈی)

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1981 کی دیوانی اپیل نمبر 1845-51۔

حکومت بھارت کے 25.7.79 کے فیصلے اور حکم سے، وزارت خزانہ، محکمہ محصول، نئی دہلی نے کسٹمز نظر ثانی کی درخواستوں میں 1979 کے آرڈر نمبر 61B سے 67B تک منظور کیا۔

جوزف ویلا پلی، محترمہ امر تا مترا اور امیت بنسل، میسرز جے بی ڈی اینڈ کمپنی کے لیے اپیل کنندہ کے لیے۔

جواب دہندگان کے لیے آر۔موہن، آر۔ایس۔رانا، وی۔کے۔ورما اور پی۔پرمیشورن۔
عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

سین،جسٹس: مودی ربڑ لمیٹڈ یہاں کے اپیل کنندہ، نے 1974 میں ٹائر اور ٹیوب بنانے کا کار خانہ قائم کیا۔اس کا ایک مغربی جرمن کمپنی (جسے اس کے بعد "غیر ملکی شراکت دار" کہا جاتا ہے) کے ساتھ تعاون کا اتفاق تھا جس نے جدید ترین تکنیکی جانکاری فراہم کرنے اور اعلی معیار کے ٹائروں کی تیاری میں اپیل کنندہ کی رہنمائی کرنے پر بھی اتفاق کیا۔کچھ مشینری اور اس کے اجزاء بھی غیر ملکی شراکت داروں کے ذریعے فراہم کیے گئے تھے۔اس معاملے میں تنازعہ پولی پروپیلین لائنر فیبریک (پی پی ایل ایف) سے متعلق ہے۔اپیل کنندہ کے مطابق، پی پی ایل ایف کو غیر ملکی شراکت داروں نے مختلف مشینری اکائیوں کو لائنر اجزاء کے طور پر استعمال کرنے کے لیے فراہم کیا تھا۔پی پی ایل ایف بنیادی طور پر ایک لائنر کپڑا ہے جو ربڑ کے لپیٹ ٹائر کے کپڑے کو ماحولیاتی نمی اور دھول سے بچاتا ہے۔لائنر کپڑے کو مختلف مشینری یونٹوں میں کھلایا جاتا ہے اور ہر مرحلے پر، اسے درمیان میں لائنر کپڑے کے جزو کی ایک پرت کے ساتھ لپیٹا جاتا ہے۔اس سے مینوفیکچرنگ کے عمل کے دوران موٹائی، سطح اور لمبائی وغیرہ کی حفاظت اور تحفظ کا اثر پڑتا ہے۔لائنر کپڑا مشینری کے کام کا ایک لازمی حصہ تھا۔ضروری مینوفیکچرنگ کا عمل اس وقت تک نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ اسے مختلف مشینری یونٹوں میں استعمال نہ کیا جائے۔یہ قابل استعمال خام مال نہیں ہے اور نہ ہی یہ تیار شدہ مصنوعات جیسے آٹوموبائل ٹیوبوں اور ٹائروں کا حصہ بنتا ہے۔

اپیل کنندہ کی جانب سے مزید دعوی کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعے درآمد کردہ پلانٹ اور مشینری میں پی پی ایل ایف کو اس کے ایک حصے کے طور پر شامل کیا گیا تھا اور یہ "پروجیکٹ امپورٹ" کا حصہ تھا۔اپیل کنندہ کے درآمدی لائسنس کی بھی اسی طرح توثیق کی گئی۔تاہم، اپیل کنندہ نے سوچا کہ کیپٹل گڈز امپورٹ لائسنس مذکورہ فیکٹری کے قیام کے لیے پی پی ایل ایف کی تمام ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کافی نہیں ہو سکتا ہے اور اس نے پی پی ایل ایف کو خام مال کے لیے ایک اور درآمدی لائسنس میں شامل کرنے کے لیے ڈائریکٹر جنرل، ٹریڈ اینڈ ڈویلپمنٹ کو درخواست دی جس کی باضابطہ اجازت تھی۔

اپیل کنندہ کی شکایت یہ ہے کہ محکمہ کسٹمز نے آئٹم 53 آئی سی ٹی کے تحت 305 فیصد کی شرح سے ڈیوٹی عائد کی ہے۔آئٹم 53 آئی سی ٹی کے تحت اپیل کنندہ کے ذریعے درآمد کردہ سامان کی درجہ بندی کرنے کی واحد وجہ یہ تھی کہ پی پی ایل ایف کو ایک علیحدہ اور بعد کے لائسنس کے تحت درآمد کیا گیا تھا نہ کہ پروجیکٹ امپورٹ لائسنس کے تحت۔اپیل کنندہ اپنے ذریعے درآمد کردہ پی پی ایل ایف پر آئٹم 53 آئی سی ٹی کے تحت

ڈیوٹی عائد کرنے سے ناراض ہے۔اپیل کنندہ دلیل یہ ہے کہ اس معاملے کے حقائق میں ڈیوٹی آئٹم (3)72 آئی سی ٹی کے تحت اس کے ذریعے درآمد کردہ مشینری کے جز و حصے کے طور پر عائد کی جانی چاہیے تھی نہ کہ آئٹم 53 آئی سی ٹی کے تحت کیونکہ "ٹیکسٹائل مینوفیکچررز دوسری صورت میں متعین نہیں ہیں"۔متعلقہ تقاضے درج ذیل ہیں:

"مشینیں اور آلات؛

برقی مواد

"72(3). مشینری کے اجزاء کے حصے جیسا کہ آئٹم 72، 72(1) اور 72(2) میں بیان کیے گئے ہیں اور دوسری صورت میں مخصوص نہیں ہیں، یعنی ایسے حصے جو صرف مشین یا آلات کے کام کرنے کے لیے ضروری ہیں اور اس مقصد کے لیے کچھ خاص شکل یا معیار دیا گیا ہے جو کسی دوسرے مقصد کے لیے ان کے استعمال کے لیے ضروری نہیں ہوگا بلکہ چھوٹے اوزار جیسے موڑ ڈرلز اور ریمرز، ڈائز اور ٹیپس، گیئر کٹر اور ہیکسا بلیڈ کو چھوڑ کر:

بشرطیکہ وہ اشیا جو اس شرط کو پورا نہیں کرتی ہیں وہ بھی مشین کے جز و حصے سمجھے جائیں گے جس سے ان کا تعلق ہے اگر وہ اس کے کام کرنے کے لیے ضروری ہیں اور اس کے ساتھ اتنی مقدار میں درآمد کیے جاتے ہیں جو کسٹم کے کلکٹر کو معقول معلوم ہو۔

XXX XXX XXX

" .53 ٹیکسٹائل تیار کرتا ہے، دوسری صورت میں مخصوص نہیں۔"

حکومت بھارت کی طرف سے منظور کردہ نظر ثانی کے حکم میں جسے اب اس عدالت میں چیلنج کیا گیا ہے، یہ فیصلہ دیا گیا کہ آئٹم (3)72 آئی سی ٹی کے تحت بیان کردہ "جز و حصہ" کی اصطلاح صرف ایسے حصوں کا حوالہ دیتی ہے جو مشین یا آلات کے کام کرنے کے لیے ضروری تھے اور اس مقصد کے لیے کچھ شکل یا معیار دیا گیا تھا جو کسی دوسرے مقصد کے لیے ان کے استعمال کے لیے ضروری نہیں ہوگا۔اپیل کنندہ نے کسٹمز کے اسسٹنٹ کلکٹر کو لکھے اپنے خط میں خود سامان کو "لوازمات" کے طور پر بیان کیا تھا اور کہا تھا کہ:

"تاہم پولی پروپیلین لائنر کپڑا کوئی خام مال نہیں ہے جو تیار شدہ مصنوعات یعنی ٹائر اور ٹیوبوں میں جاتا ہے۔

"حکومت کا خیال تھا کہ عام طور پر "جز و حصہ" کو کسی مشینری کی اسمبلی میں ہی جانا چاہیے۔اس کے بعد حکومت بھارت نے پی پی ایل ایف کے افعال پر تفصیل سے تبادلہ خیال کیا اور اس نتیجے پر پہنچی کہ یہ آلات

کے لوازمات کی نوعیت میں زیادہ مناسب تھا۔ مزید یہ دیکھا گیا کہ پروفارما انوائس اور فراہم کردہ مشینری کی فہرست، جو اپیل کنندہ نے ڈی جی ٹی ڈی اور سی سی آئی اور ای کو ارسال کی تھی، اس بات کی نشاندہی نہیں کرتی کہ لائنر فیبریک ایک 'جزو' تھا۔ یہ بھی نوٹ کیا گیا کہ اپیل کنندہ کی طرف سے درآمد کردہ کپڑا مختلف سائز اور چوڑائی کی لمبائی میں تھا۔ جس شکل میں وہ درآمد کیے گئے تھے، ان کپڑوں کو کسی بھی مشین کے "جز و حصے" کے طور پر نہیں سمجھا جا سکتا تھا۔

اپیل کنندہ کی جانب سے کچھ ماہرین کے حلف نامے دیے گئے۔ مسٹر رام موہن رائے اور مسٹر والڈیمر لینگے نے یہ ثابت کرنے کے لیے حلف نامے دائر کیے کہ اپیل کنندہ کے ذریعے درآمد کردہ پی پی ایل ایف "مشین کا جزو" تھا۔

اس کیس کے حقائق کے ساتھ ساتھ حلف نامے پر غور کرنے کے بعد، بالآخر یہ فیصلہ کیا گیا کہ اپیل کنندہ کے ذریعے درآمد کردہ پی پی ایل ایف کو درخواست گزار کے ذریعے نصب کردہ مشینری کا جزو نہیں سمجھا جا سکتا۔

کیس کے حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے، ہمارا خیال ہے کہ نظر ثانی کے حکم میں قانون کی کوئی غلطی نہیں کی گئی ہے۔ اپیل کنندہ نے پودے اور مشینری درآمد کی تھی۔ پودوں اور مشینریوں کا استعمال کرتے وقت، پی پی ایل ایف کو ربڑ کے لپیٹ ٹائر کے کپڑے کو ماحولیاتی نمی اور دھول سے بچانے کے لیے ایک آلے کے طور پر استعمال کیا گیا تھا۔ پی پی ایل ایف خود مشین کا جزو نہیں تھا۔ یہ ایک جز و حصہ نہیں تھا۔ اسے نہ صرف ٹائر کی صنعتی عمل میں بلکہ اسی طرح کے دیگر صنعتی عمل میں بھی لائنر کپڑے کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ اس حقیقت کی تلاش کے لیے شری رام موہن رائے اور شری والڈیمر لینگے کے حلف نامے پر انحصار کیا گیا جہاں یہ کہا گیا تھا کہ پی پی ایل ایف کو ٹائر بنانے والی مشینوں کے لائنر جزو کے طور پر اور اسی طرح کے دیگر صنعتی استعمال میں استعمال کیا جاتا تھا۔

آئٹم 72(3) میں، یہ واضح طور پر کہا گیا ہے کہ درآمد شدہ اجزاء کی کوئی خاص شکل یا معیار ہونا چاہیے جو کسی دوسرے مقصد کے لیے ان کے استعمال کے لیے ضروری نہیں ہوگا۔ ٹریبونل کا نتیجہ یہ ہے کہ پی پی ایل ایف مختلف سائز اور شکلوں میں آیا تھا اور کسی خاص مشین کے لیے موزوں کوئی خاص شکل نہیں ہے، اس کے علاوہ، اسے نہ صرف اپیل کنندہ کے ذریعے درآمد کردہ مشینوں میں بلکہ اسی طرح کی دیگر مشینوں میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

اس کیس کے حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے، ہمارا خیال ہے کہ اپیل کے تحت حکم قانون میں کسی کمزوری

کا شکار نہیں ہے۔اپیلیں مسترد کر دی جاتی ہیں۔اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں۔

وی۔ایم

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔